بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام (اشیاء کے) نام سکھائے۔ (القرآن)

اربابِ علم واصحابِ تحقیق کے لئے پیغامِ مباہات

رسالۂ عجیبہ

کیا ابلیس عالِم تھا؟

از رشحاتِ قلم

علّامہ پیر سیّد نصیر الدّین نصیرؔ گیلانی
سجّادہ نشین آستانۂ عالیہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف

urdukitabain.blogspot.com
مزید اردو کتابوں کے لیے وزٹ کیجیے۔۔۔۔۔

ابلیس عالم تھا یا نہیں؟

نومبر 2000ء کے شمارہ "طلوعِ مہر" میں "موازنۂ علم و کرامت" کے عنوان سے میرا ایک مضمون شائع ہوا۔ جسے قارئین نے بہت پسند کیا، خاص طور پر اندرون و بیرونِ ملک سے متعدّد علماء واُدباء نے خطوط تحریر فرمائے۔ جن میں میری اِس کاوش کو سراہا گیا۔ میں جواباً یہی کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر عطا فرمائے، جو بغض وعناد اور حسد وکینہ کو بالائے طاق رکھ کر نفسِ مضمون کی اہمیت کو سمجھتے اور اُس کی قدر کرتے ہیں۔ میں اِسے اللہ تعالیٰ کا محض فضل وکرم اور بزرگوں کی روحانی توجّہ کا اثر سمجھتا ہوں ورنہ ؎

نہ خریدار کا حصّہ ہوں نہ حق بائع کا
میں وہ دانہ ہوں جو گر جائے کفِ میزاں سے

زیرِ نظر مضمون میں بھی کوشش کی گئی ہے کہ اُسی علمی موضوع کے تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے ایک عظیم غلط فہمی کا ازالہ کیا جائے۔ یہ ایسی غلط فہمی ہے کہ اس کا ذکر اکثر پڑھے لکھے لوگوں کی زبان سے بھی سننے کا اتفاق ہوا۔ یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ علم انسان کے لئے سب سے بڑی دولت ہے مگر ستم ظریفی یہ ہے کہ بعض اوقات اس کی نسبت کسی بزرگ ہستی یا اپنے کسی من پسند انسان کی طرف ہو تو کچھ لوگ اِسے یعنی علم کو وراثتِ انبیاء قرار دے کر اُس شخصیت کی

urdukitabain.blogspot.com

مزید اردو کتابوں کے لیے وزٹ کیجیے۔۔۔۔۔

تعریف کرتے ہوئے کہتے ہی کہ یہ شخص انبیاء علیہم السلام کا وارث ہے اور جب اسی علم کی نسبت کسی ایسے شخص سے کر دی جائے جو اُن کا من پسند نہ ہو یا جس سے اُن کی مخالفت ہو تو وہی لوگ بغض اور حسد کی بنا پر یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ علم تو شیطان میں بھی تھا، یا یہ کہ یوں تو شیطان بھی بہت بڑا عالم تھا۔ اِس طرز گفتگو سے اُن کا مقصد اپنے مخالف کی تحقیر و تذلیل ہوتا ہے کہ اگر اُن کا کوئی مخالف صاحبِ علم ہے تو یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے، عالم ہونے کو تو ابلیس بھی بہت بڑا عالم تھا گویا یہ کہہ کر وہ اپنے ذہن کے مطابق تو اپنے مخالف کی تحقیر کرتے ہیں، مگر حقیقت میں وہ علم اور جُملہ اہلِ علم کی تذلیل کر رہے ہوتے ہیں۔ بلا شبہ ایسے جہلا اور حاسدین کا یہ عمل انتہائی گھٹیا پن کی غمازی کرتا ہے۔ وہ اپنے کسی مخالف یا مدِ مقابل کو گرانے اور بے وقعت ثابت کرنے کی خاطر تمام بزرگوں اور اربابِ علم کی علمی فضیلت پر ہاتھ صاف کر دیتے ہیں۔ بقول شاعر ؎

صرف میرے آشیاں کے چار تنکوں کے لئے
برق کی زد پر گلستاں کا گلستاں رکھ دیا

ابلیس کے عالم و فاضل ہونے کی روایت جو عموماً بیان کی جاتی ہے، تحقیق بسیار کے باوجود بھی اس کا کسی مستند کتاب میں کم از کم مجھے کوئی ثبوت نہیں مِل سکا۔ مسلمانوں کے نزدیک کسی چیز کے قبول یا رد کرنے کے صرف دو معیار ہیں، ایک قُرآنِ مجید اور دوسرا احادیث۔ احادیث کے سلسلے میں بھی تحقیق کرنا علماء کا دستور ہے کہ یہ حدیث بہ اعتبارِ صحت کس درجہ کی ہے۔ پھر اُس کی صحت ثابت ہو جانے کے بعد اُسے تسلیم کرنا ضروری ہوتا ہے۔ میں نے اس مسئلہ پر بہت عرصہ غور و خوض کیا، آخر قرآنِ مجید کے حوالے سے جس نتیجہ پر پہنچا وہ ساری بحث ہدیہء قارئین کرنا چاہتا ہوں۔

یہ حقیقت ہے کہ انسان کے علم سے ملائکہ کا علم کم ہے اِس پر وعلّم ادم الاسماء کلّها

urdukitabain.blogspot.com مزید اردو کتابوں کے لیے وزٹ کیجیے۔۔۔۔۔

اور قالو الاعلم لنا اِلّاما علّمتنا کی آیات شاہد ہیں۔ رہا یہ کہ ابلیس کے حدود اربعہ کیا ہیں۔ قرآنِ مجید اس سلسلے میں فرماتا ہے کہ کان من الجنّ ففسق الخ۔

ابلیس ملائکہ میں سے نہیں تھا بلکہ قبیلۂ جنّات سے تھا۔ تفسیر روح المعانی میں علّامہ الشیخ السیّد محمود احمد آلوسی بغدادی حنفی فرماتے ہیں

(کان من الجن)فقیل کان اصله' جنّیا، وھذا ظاھر فی انّه' لیس من الملائکة...... وھوقول کثیر من العلمائحتّقال الحسن فیماأخرجه عنه ابن المنذر وابن ابی حاتم قاتل الله تعالیاقوامٌ زعموا اء نّابلیس من الملئکةولله تعالیٰ یقول(کان من الجن)واخرجَ عنه ابن جریروابن الانباری فیأنّه' لاصلا الجننکما انّ آدم علیه السلاماصل الانس،فیه دلالة علی یکن قبله' جنّ کما لم یکن قبل آدم علیه السلام انس.....الخ

یہاں علّامہ محمود بغدادیؒ نے اگر چہ اور بھی متعدد اقوال نقل فرمائے ہیں اور اُن پر کافی اعتراض وجواب کا سلسلہ بھی چلایا ہے مگر گھوم پھر کر زیادہ معتبر قول یہی ہے جو ہم اُوپر نقل کر آئے ہیں کیوں کہ اگر ابلیس کو ملک (فرشتہ) مانا جائے تو پھر فرشتوں کا معصوم ہونا باقی نہیں رہے گا۔ فرشتوں سے نافرمانی ہونا ظاہر ہوگا جب کہ لا یعصون اللہ مَا اَمَرھُم ویفعلون مَا یؤمرونَ اِس کی نفی کرتا ہے اگر یہاں یہ کہہ دیا جائے کہ فرشتے سب کے سب معصوم نہیں بلکہ ملائکۂ رسل اور ملائکۂ مقربین ہی معصوم ہیں؛ اُن کے علاوہ عام فرشتے غیر معصوم ہیں تو پھر شیطان (ابلیس) کو عام فرشتوں میں سے ماننا پڑے گا جب کہ دلائل وآثار اس کے خلاف ملتے ہیں بلکہ وہ تو انتہا درجے کا مقرّبِ بارگاہِ الٰہی بن چکا تھا۔ اسی طرح حاشیہ شیخ زادہ محی الدّین

urdukitabain.blogspot.com مزید اردو کتابوں کے لیے وزٹ کیجیے۔۔۔۔۔

علی البیضاوی میں ہے۔

قور قبح الکبر والا فتخار ببیان انہٗ من سنن ابلیس فانہٗ لمّا امتنع عن السّجود لآدم استکباراً وافتخاراً بانّ اصلہٗ ناروَاصل آدم تراب، والنّار علوی نورانی لطیف فیکون اشرف من التراب الّذی ھو سفلی ظلمانی کثیف واداہ ذٰلک الکبر اِلی ان صار ملعونا مخلدا فی النّاربعد ان کان رئیس الملائکۃ......الخ

اس عبارتِ محوّلہ سے دو حقیقتیں مترشح ہوئیں پہلی تو یہ کہ ابلیس کی تخلیق آگ سے ہے اسی لئے وہ قبیلہ جنّات میں سے ہے نہ کہ جماعتِ ملائکہ میں سے۔ دوسری یہ کہ اُس نے سجدۂ آدم سے انکار غرور وتکبّر کی وجہ سے کیا اور وجۂ کبر وافتخار اُس کا یہ زعم تھا کہ میں اصل وتخلیق یعنی نسب کے اعتبار سے آدم سے افضل وبہتر ہوں۔ اِس سے آگے اگرچہ علاّمہ شیخ زادہ نے ابلیس کے لئے لفظِ معلّم بھی استعمال کیا ہے مگر اوّلاً تو یہ معلّم ومجتھد فی العبادۃ مراد ہے۔ جیسا کہ عبارتِ مندرجہ ذیل صراحت کررہی ہے معلمھم واشدّھم اجتھاد فی العبادۃ. ثانیاً کسی آیت قرآنی یا حدیث نبوی سے اِس قولِ مذکور کی تائید نہیں ہوتی جب کہ ہمارے پیش کردہ موقف کی پشت پر دلائلِ قرآن وحدیث موجود ہیں۔

علاّمہ شہاب الدین خفاجیؒ حاشیۂ بیضاوی میں فرماتے ہیں (والفاء للتسبب) لبیان تسبب فسقہ عن کونہ من الجنّ اذشانھم التمرّد یعنی ففسق میں فاء بیانِ تسبب کے لئے ہے کہ ابلیس کے انکارِ سجدہ کا سبب اُس کا جن ہونا ہے۔ کیوں کہ جنّات کی سرشت میں بغاوت اور تمرّد ہے۔

علاّمہ قاضی بیضاویؒ کا بھی ایک قول یہی ہے. وفیہ دلیل "علٰی ان الملک لا یعصی البتہ وانّما عصٰی ابلیس لا نہ کان جنّیا فی اصلہ یعنی اس میں دلیل ہے اس

بات کی کہ بے شک فرشتے نافرمانی نہیں کرتے اور ابلیس نے جو نافرمانی کی اور انکارِ سجدہ کا مرتکب ہوا اُس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اصل کے اعتبار سے جن ہی تھا۔ تفسیر جلالین شریف میں دونوں قول نقل کیے گئے کہ وہ فرشتہ تھا اور فرشتوں ہی کی ایک قسم کو جن کہا جاتا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ وہ ابوالجن یعنی سب جنوں کا بابا تھا اور اِسی قول پر حاشیہ صاوی میں علاّمہ صاویؒ راجح وحق فرماتے ہیں۔ اسی دوسرے قول پر حاشیۂ صاوی میں ہے۔ وابلیس ابو الجنّ هذا توجیه لکونه منقطعًا وهو الحقّ وعلیه فالجنّ نوع آخر غیر المٰئكة فالجنّ من نار والملٰئكة من نور یعنی ابلیس کا ابوالجن ہونا یہ توجیہ الاّ ابلیسَ کے استثنا منقطع ہونے کی صورت میں ہے جہاں مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ، کی جنس سے نہیں ہوتا اور یہی قول حق ہے کہ جن ایک دوسری نوع ہے فرشتوں سے الگ تھلگ، جن کی تخلیق آگ سے ہوئی ہے جبکہ فرشتوں کی تخلیق نور سے ہوئی ہے۔ حاشیہ کمالین علی الجلالین میں بھی اندازِ لطیف کے ساتھ یہ فیصلہ موجود ہے۔ استدلّ بذکر الذریّة علی انه' من الجن وَلملائكة لا ذريّةلهُم...الخ

یعنی اس آیت میں لفظ ذریّتہ' سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ ابلیس کا تعلق جنّات سے ہے کیونکہ ملائکہ کی کوئی اولاد نہیں ہے یہ سلسلۂ توالدوتناسل جنّات میں ہے نہ کہ ملائکہ میں۔

بہرحال جب یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا کہ ابلیس اصلیت کے اعتبار سے جن ہے اور اُس کی تخلیق آگ سے ہوئی ہے تو اب پھر اُسی نصِ قرآنی کی رُو سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ ابلیس کے استکبار وافتخار کا سبب اُس کا آگ سے پیدا ہونا ہے جس پر اُس نے ناز کرتے ہوئے کہا تھا۔ انا خیر ''منه خلقتنی من نارٍ وّ خلقته' من طین۔ تو اس کے فخر و تکبر کا سبب افتخارِ اصل ونسب کا نشہ تھا نہ کہ وجو دِصفتِ علم جیسا کہ حاشیہ شیخ زادہ محی الدین میں بھی یہ صراحت موجود ہے جس

urdukitabain.blogspot.com

مزید اردو کتابوں کے لیے وزٹ کیجیے۔۔۔۔۔

کی تائیدِ نصِ قطعی سے بھی ہو رہی ہے۔ ہم اُن متقدمین، مفسرین، اکابر و اسلاف علماء کے وہ تمام اقوال بے چون و چرا تسلیم کرتے ہیں، جن کی پشت پر کتاب و سنّت کے مضبوط دلائل موجود ہوں جیسا کہ اسی مندرجہ ذیل قول کی حیثیت ہے۔ شیخ زادہ فرماتے ہیں:

لمّا امتنع عن السّجود لادمَ استکبارًا و افتخارًا بانّ اصلہ' نا'ر واصل آدم تراب

یہ طے ہو گیا کہ ابلیس ملائکہ میں سے نہیں اور یہ کہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین کے اعتبار سے ابلیس آگ سے پیدا کیا گیا جبکہ ملائکہ کی تخلیق آگ سے نہیں۔ یعنی ملائکہ ابلیس سے افضل قرار پائے۔ جب اُن کا علم انسان کے مقابلے میں کم ہے جیسا کہ سابقًا مذکور ہوا۔ جن اشیاء کے اسماء و حقیقت کی خبر دینے سے ملائکہ عاجز آ کر یوں عرض گزار ہوئے لاعلم لنا اِلّا ما علّمتنا حضرت آدمؑ نے اُن کو بیان کر دیا جس کے نتیجے میں ملائکہ کو حکم ہوا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کا (جو کہ ہر اعتبار سے ملائکہ سے کم ہے) علم انسان کے علم سے بدرجۂ اولیٰ کم ہوا یہ بات تو آیات کے ان واضح مفاہیم سے ثابت ہو گئی۔

اب آگے چلیے۔ راقم الحروف کی تحقیق کے مطابق قرآن و حدیث میں کہیں بھی ابلیس کے علم و فضل کی کوئی صراحت یا اشارہ نہیں ملتا۔ بلکہ عوام کا یہ ایک خود ساختہ اور بے سند مفروضہ ہے۔ البتہ آدم اور ذرّیتِ آدم (انسان) کے علمی مدارج کا تذکرہ قرآن و حدیث میں کئی مقامات پر بہ اندازِ تعریف پایا جاتا ہے۔ چنانچہ والذین اوتو ا العلم د رجتِ (القرآن 11:58) کی یہ آیت ایک اصول بیان کر رہی ہے کہ اہلِ علم بارگاہِ ربّ العزّت میں درجاتِ عالیہ کے حامل ہیں جو حضرات شیطان کا صاحبِ علم ہونا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ اُن پر لازم آتا ہے کہ وہ اُس کے لئے قربِ خداوندی کا تعیّن بھی فرمائیں۔ اِسی طرح طبقۂ عوام میں شیطان کا

urdukitabain.blogspot.com مزید اردو کتابوں کے لیے وزٹ کیجیے۔۔۔۔۔

معلّم الملکوت ہونا بھی مشہور ہے، جو بالکل بے سند ہے کوئی نصِ قطعی یا کوئی متنِ حدیث اِس جاہلانہ مفروضے کی تائید میں موجود نہیں۔ جیسا کہ ہم نے ماقبل میں حاشیہ شیخ زادہ کے حوالے سے تحریر کیا کہ اگر لفظِ معلّم ابلیس کے لئے استعمال ہوا بھی ہے تو عابدوزاہد کے مفہوم میں نیز اس قول کی تائید کتاب وسنّت سے نہیں ہوتی لہٰذا جن لوگوں کا خیال ہے کہ ابلیس کے اندر انکارِ سجدہ کی علّت اُس کا علمی کبر تھا غلط ہے۔ اس لئے کہ خالقِ خیر وشر نے اپنی آخری کتاب قرآنِ مجید کی آیتِ کریمہ انا خیر " منه خلقتنی من نارٍ وّ خلقته' مِن طین میں ابلیس کے زعمِ فضیلت اور انکارِ سجدہ کی علّت اس کے عنصرِ تخلیق یعنی آگ اور پھر مٹی پر اُس کے احساسِ برتری کو قرار دیا ہے۔ اگر انکارِ سجدہ کی علّت ابلیس کا کبرِ علم تسلیم کیا جائے، جیسا کہ عوام میں مشہور ہے تو اُس کی علّتِ انکار کی تکذیب لازم آئے گی جس کا ذکر آیتِ محوّلہ میں باری تعالیٰ نے خود فرمایا ہے۔ ثابت ہوا کہ ابلیس کی علّتِ انکار، علم نہ تھا، بلکہ آتشِ نسبی تھی، جس نے اُس کے دِل میں فضیلت کے دبے ہوئے شعلۂ احساس کو ہوا دی اور اُسے عناصر کی طبقاتی تفریق اور معاشرتی درجہ بندی کے تصوّر کا مُوجد بنا دیا۔ یوں بھی علم سے تکبّر کی بجائے انکسار اور خشیتِ الٰہی پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے علماء کے علم کو اُن کی خشیت کا سبب قرار دیا ہے، چنانچہ ارشاد ہوا اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا ط ترجمہ: اللہ تعالیٰ سے اُس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے اربابِ معرفت ہیں۔ (القرآن 28:35)

اگر ابلیس میں علمائے امّت جیسا علم وعرفان ہوتا تو مذکورہ بالا قرآنی تصریح کے مطابق اُس کا لازمی نتیجہ خشیتِ الٰہی ہوتا اور نتیجۂ خشیت انکار نہیں، بلکہ اطاعت ہوتا ہے۔ اگر ذرا غور سے کام لیا جائے تو مذکورہ بالا آیۂ مبارکہ ہی سے ابلیس کا عدمِ علم ثابت ہو جاتا ہے، وہ اس طرح کہ آیتِ کریمہ کے مطابق علم وعرفان کا نتیجہ خشیت اور خشیت کا نتیجہ اطاعت ہے، چونکہ ابلیس نے حُکمِ

urdukitabain.blogspot.com مزید اردو کتابوں کے لیے وزٹ کیجیے۔۔۔۔۔

خداوندی کی اطاعت نہیں کی لہٰذا اُس میں خشیتِ الٰہی نہیں تھی۔اور جس میں خشیتِ الٰہی نہ ہو، اُسے محوّلہ نصِ قرآنی کے مطابق علماء یا اہلِ علم کی صف میں شمار نہیں کیا جاسکتا پس یہ امر پایہ ثبوت تک پہنچ گیا کہ ابلیس پر لفظِ عالم کا اطلاق قطعاً نادرست اور ناروا ہے اور یہ کہ ابلیس اور علمائے اُمّت میں مماثلت ثابت کرنا علم اور علماء کی تذلیل وتوہین کے مترادف ہے۔علم کے وسیع تر معنوں میں کسی ذی شعور کا کچھ نہ کچھ جاننا، اُسے صاحبِ علم کہنے کے لئے کافی ہے۔چنانچہ اگر علم کے اس لغوی معنٰی (جاننا) کے اعتبار سے دیکھا جائے تو کائنات میں تصوّرِ جہالت ہی ختم ہو جاتا ہے۔اس لئے کہ ہر ذی شعور شے اپنے مرجع ومعاد اور اپنے فطری امیال وعواطف کا علم و ادراک جو اسے فطرت نے ودیعت کیا ہے بدرجۂ اتم رکھتی ہے کیا ہر ذی شعور کو صرف اسی بنا پر عالم یا صاحبِ علم کہہ دیا جائے کہ اُسے کچھ نہ کچھ علم تو ہے وہ جمادات کی طرح مطلق بے شعور، جاہل اور ساکت و جامد تو نہیں۔ایسا فکر بجائے خود ایک بہت بڑی جہالت ہوگا۔اگر بالفرض ایسا ہوتو آیتِ محوّلہ میں اللہ تعالیٰ نے جن اربابِ علم کا بطورِ خاص ذکر فرمایا ہے اُن میں اور معمولی شعور اور عام معلومات رکھنے والوں میں کیا تمیز رہ جائے گی؟ جن اصحابِ علم کے اقوال واعمال سے کبر مترشح ہو اُنہیں حقیقی عالم نہیں کہا جاسکتا بلکہ ایسے جہالت پروردہ اور نام نہاد اربابِ دانش رُوحِ علم کے نہیں، صرف الفاظ کے چند کھوکھلے ڈھانچوں کے وارث سمجھے جائیں گے۔جن کے الفاظ میں علم کی رُوح بولتی ہو، اہلِ نظر اُنہیں رومیؒ، جامیؒ، غزالیؒ اور رازیؒ کے ناموں سے پکارا کرتے ہیں۔ظاہر ہے کہ جو دانشور محض الفاظ کے بے روح ڈھانچوں سے قوم کے مُردہ ذہنوں کی مسیحائی کا اہتمام کرتے ہیں وہ بے چاری قوم کو حیاتِ نو سے کیوں کر ہمکنار کر سکتے ہیں؟ جبکہ اُن کے اپنے اثاثۂ حیات پر فنا کی مُہر ثبت ہے۔بہر حال یہ طے ہے کہ کبر کا سلسلۂ نسب علم سے نہیں جہالت سے ملتا ہے۔مطلب یہ ہے کہ جس انسان میں جتنی جہالت ہوگی اُس

urdukitabain.blogspot.com مزید اردو کتابوں کے لیے وزٹ کیجیے۔۔۔۔۔

میں اتنا ہی تکبّر پایا جائے گا اور یہ کہ کبرِ علم تو کسی نہ کسی طرح برداشت کیا جا سکتا ہے۔مگر کبرِ جہالت تو ایک ایسی قیامت ہے جس کا کوئی بھی معقول ذہن متحمل نہیں ہو سکتا۔ بقولِ عارفِ رومیؒ ۔

ناز را روئے باید ہم چوں ورد
گر نداری گردِ بد خوئی مگرد

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کبرِ علم سے بچائے تو کبرِ جہل سے بھی محفوظ رکھے۔ کبرِ جہالت سے مراد کچھ نہ جانتے ہوئے بھی اپنی ذات و صفات کو ایک ناقابلِ تردید حقیقت اور اپنی ہر بات کو حرفِ آخر خیال کرنا ہے۔ ہم اپنے اس دعوے کی دلیل میں صرف ابوجہل کا رویّہ اور اُس کی ذات ہی کو پیش کر دینا کافی سمجھتے ہیں۔ بہرحال قدرت جسے جو کچھ دیتی ہے کسی حکمت کے تحت ہی دیتی ہے۔علم جیسی منزل نما اور انکسار آموز صفاتی دولت جسے وہ اپنے بعد اپنے برگزیدہ بندوں میں سے انبیائے کرام ،علمائے اُمّت اور اولیائے عظام کو عطا کرتی ہے۔ابلیس جیسے ایرے غیرے پر کیسے لٹا سکتی ہے کیونکہ بقولِ راقم الحروف......ع

یہ ایسی شے نہیں ہے جو یہاں رکھ دی وہاں رکھ دی

اگر بقولِ بعض ابلیس کو ایک عالم وفاضل شخصیّت ہی تسلیم کر لیا جائے تو پھر انبیاء علیہم السّلام اور اُن کی امّت کے خواص کیلئے علم وجہِ امتیاز واختصاص نہیں رہ جاتا کیونکہ اِس طرح ابلیس بھی اُن کی اِس صفتِ مخصوصہ (علم) میں برابر کا شریک ٹھہرتا ہے اور پھر علم تو باری تعالیٰ کی ایک ایسی صفتِ کبریٰ ہے جس میں ہدایت اور نور کا مفہوم پایا جاتا ہے۔اگر ابلیس جیسے راندۂ درگاہ کا ظلمت کدہ دِل اِس نور سے روشن ہوتا تو پھر اُس کے لئے فَاخرُج مِنهَا فَاِنَّکَ رَجِیم٘. وَاِنَّ عَلَیکَ اللَّعنَةَ اِلیٰ یومِ الدِّین کے الفاظ وارد نہ

urdukitabain.blogspot.com مزید اردو کتابوں کے لیے وزٹ کیجیے-----

ہوتے جیسا کہ امامِ شافعیؒ فرماتے ہیں ۔

لانّ العلم نور'' من اللهِ

وانّ النور لا یُعطیٰ لِعاصی

اس سلسلے میں آخری گزارش یہ ہے کہ اگر ابلیس کو علم مل گیا ہوتا پھر اُس سے انکارِ سجدہ کی توقع محال تھی کیونکہ اقرار و انکار کے موقع و محل کا ادراک تو علم کے ابتدائی مدارج میں سے ہے ۔ اُمید ہے کہ وہ لوگ جو کم علمی کے باعث شیطان اور اہلِ علم میں مماثلت پیدا کرتے ہوئے ناشائستہ جُملے استعمال کر دیتے ہیں ہمارے اِس تفصیلی تبصرے کو پڑھ کر آئندہ اِس قسم کے اندازِ فکر سے اپنے ذہن کو محفوظ رکھنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ دُوسروں کے ذہنی خلفشار کا ازالہ بھی کریں گے ۔

من آنچہ شرطِ بلاغ است باتو می گویم

تو خواہ از سخنم پند گیر ، خواہ ملال

☆☆☆☆☆☆

urdukitabain.blogspot.com

مزید اردو کتابوں کے لیے وزٹ کیجیے۔۔۔۔۔